"نوائے غم"

(ہندوستان کے حالیہ فرقہ وارانہ فسادات سے متاثر ہوکر)

(از جناب ساحر بھوپالی)

یوں اب کے گھٹا چھائی جیسے کہ نہیں چھائی — یوں اب کے بہار آئی جیسے کہ نہیں آئی
کچھ ایسی فضا مجھ کو ہر سمت نظر آئی — جیسے کسی پاگل نے لی ہو ابھی انگڑائی
آج ہم سے شناسائی کل اُن سے شناسائی — بھٹکے ہوئے رہبر کے پیرو بھی ہیں ہرجائی
آزادی تو لاتی ہے پیغام بہاروں کا — اللہ مگر یاں تو سب لُٹ گئی رعنائی
جس سمت نگہ اُٹھی اک حشر بپا دیکھا — جو شکل نظر آئی غمگین نظر آئی
آج ہر متنفس ہے خود غرض و جفا شیوہ — صورت تو ذرا دیکھو جیسے کوئی سودائی
یہ دورِ جمہوریت یہ خون کی ارزانی — ہونے دو جو ہوتی ہے نمرود کی رسوائی
انصاف اگر چاہا تعزیریں ملیں ہم کو — داناؤں کو اس پر بھی کچھ شرم نہیں آئی
تیور یہی کہتے ہیں مظلوم وفاؤں کے — لینے کو ہے پھر بلٹا یہ عہدِ خود آرائی
مظلومیتِ انساں دیکھی نہیں جاتی اب — لے لے مری آنکھوں کی اللہ تو بینائی
کچھ اس طرح ٹپکے ہیں آنسو مرے دامن پر — گویا دلِ پُرغم کی تصویر اُتر آئی

ساحر مرے دل کا اب کچھ اور ہی عالم ہے
چھٹنے کو ہے ہاتھوں سے دامانِ شکیبائی